سوال

(367)نابالغ لڑکے سے طلاق کی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حبیب رسول راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ نابالغ لڑکے سے طلاق لینے کی کیا صورت ہے۔ جبکہ اس کی بیوی بالغ ہے اور وہ طلاق کا مطالبہ بھی کرتی ہے۔ نیز واضح رہے کہ لڑکا بھی نو یا دس سال کا ہے وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کو چاہیے کہ نکاح کے وقت پیش بندی کے طور پر آئندہ ہونے والے حالات کا بغور جائزہ لے لیا کریں اس کے بعد نکاح کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔ کیونکہ نکاح ایک ایسا سنجیدہ معاملہ ہے اور زندگی کا بندھن ہے جو ہر روز نہیں کیا جاتا یہ کوئی ریت کا گھر نہیں ہے۔ جب چاہے بنا لے جب چاہے گرا دے صورت مسئولہ میں جب بیوی طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس کی رہائی کی دو صورتیں ہیں :

1۔ لڑکا طلاق دے دے بشرط یہ کہ وہ سن رشد کو پہنچ چکا ہو اگرچہ بالغ نہ ہو سوال میں بیان کردہ صورت کے پیش نظر لڑکا نو دس سال کا ہے لہذا وہ عاقل اور صاحب تمیز ہے۔ اور وہ خود طلاق دینے کا اہل ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ صرف رشد و تمیز کا حاصل ہونا ضروری ہے جسے اتنا علم ہو کہ بیوی کس غرض کے لئے ہوتی ہے۔ طلاق کے بعد بیوی جدا ہو جائے گی۔ اور اس پر عدت بھی نہیں ہوگی اور طلاق کے بعد فوراً آگے نکاح کرنے کی مجاز ہے کیونکہ طلاق قبل از رخصتی کا حکم قرآن کریم نے یہی بتایا ہے۔ (33/الاحزاب49)

2۔ لڑکے کا سرپرست بھی لڑکے کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے جبکہ اسے معلوم ہو جائے کہ لڑکی میرے لڑکے کے گھر بسنے والی نہیں ہے اس صورت میں وہ اپنے لڑکے کے قائم مقام ہو کر طلاق دے سکتا ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ :''کہ خاوند کی طرف سے کوئی دوسرا قائم مقام ہو کر طلاق دے سکتا ہے۔ اور یہ صحیح موقف ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ غلام اور لڑکے کی طلاق بھی صحیح ہے۔ اور ان کے قائم مقام ہو کر ان کے ولی بھی صحیح ہے۔ کیونکہ یہ ایک اصولی بات ہے کہ جو عقد کا مالک ہوتا ہے۔ وہ فسخ کا بھی مالک ہے۔ غلام اور لڑکے کا نکاح چونکہ ولی کراتے ہیں اس لئے انھیں طلاق کا بھی اختیار ہے۔ (اختیارات 254 کتاب الطلاق)

شریعت کی دیگر تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوانے خاوند کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قسم کی روایت ملتی ہے۔ (دار قطنی 4/65)

اس قسم کی ضرورت نابالغ لڑکے کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ لہذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا ولی کی طلاق کے بعد عورت کو آگے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ بشرط یہ کہ عدالت یا پنچایت سے تصدیق کرالی جائے صرف فتویٰ کو بنیاد بنا کر نکاح نہ کیا جائے۔ کیونکہ فتویٰ میں کسی صورت حال سے متعلق شرعی حکم بتایا جاتا ہے۔ اس کی تنفیذ عدالت کا کام ہے۔ آخر میں ہم دوبارہ کہنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ نکاح ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ اسے کھیل اور مذاق کے طور پر نہ لیا جائے اس کے جملہ پہلووں پر غور کرکے سرانجام دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:378